سوال

(179) کیا مہر کی کوئی حد معین ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
کیا عورت کے مہر کی کوئی حد معین ہے اور حدیث شریف میں مہر کے آسان ہونے کا کیا مقصد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے مہر کے لیے کوئی حد معین نہیں لہذا ہر وہ چیز جس کا مرد مالک ہو اسے عورت کا مہر مقرر کرنا جائز ہے خواہ وہ کم مقدار میں ہو زیادہ اور حضرت ابو ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤْنَةً "

"سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں کم خرچ ہو۔" (مسند احمد (6/82-145) ابن ابی شیبہ (4/189) حاکم (2/178) بزار فی کشف الاستار (2/158) مسند شہاب (1/105)

اس معنی کی ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں:

"خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ"

"بہترین نکاح وہ ہے جو (مہر کے لحاظ سے) آسان ہو۔" (صحیح ۔ صحیح ابوداود (1859) کتاب النکاح باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات، ارواء الغلیل (1924) ابو داود (2117) السلسلة الصحیحة (1842) صحیح الجامع الصغیر (3300)

اسے مہر کو آسان (یعنی کم) کرنے کی ترغیب دلانا مقصود ہے۔ (سعودی فتویٰ کمیٹی)
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح و طلاق]

ص251

محدث فتویٰ